ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

سبیلِ کوثر و زمزم پہ تشنہ کام آپہونچے
سرِ میخانہ ساقی تیرے مے آشام آپہونچے

ملے یُوں دادا ہے تشنہ کامی کی بہاروں میں
جب آئے شاخ پر گل میری لب تک جام آپہونچے

یہاں تو قدر ہوگی دیکھئے کب آدمیت کی
ہم اس دنیائے بیگانہ میں بے ہنگام آپہونچے

زبانِ شعلہ سے لبیک کی آواز سُنتے ہیں
وہ پروانے جو نزدیکِ چراغِ شام آپہونچے

کیا مجبور کچھ ایسا کشش نے آب و دانہ کی
کہ ہم خود اُڑ کے اے صیاد زیرِ دام آپہونچے

بڑی حیرت ہے اس کو زندگی سمجھا ہے اک عالَم
سحر کے ساتھ ہی جس زندگی میں شام آپہونچے

نظر ڈالی تو انجامِ ستم پر اس نے کب ڈالی
لبِ مظلوم پر جب آخری پیغام آپہونچے

سرِ ایمن تھے در پردہ مگر اب ہو کے بے پردہ
وہ جلوے بے حجابانہ لبِ ہر بام آپہونچے

بڑھا دیں روشنیِ داغِ دل تاریکیاں جس کی
مرے ظلمتکدے میں کوئی ایسی شام آپہونچے

بہت گھبرا گئے تھے کش مکش سے زندگی کی ہم
لحد کی گود میں تا منزلِ آرام آپہونچے

سرِ منزل نہ پہنچے گو سفر کرتے رہے برسوں
جہاں تھے پھر وہیں سرگشتۂ انجام آپہونچے

بڑھا رضواں پئے تعظیم یہ کہہ کر شبِ اسریٰ
شہِ ہر دو سرا تا چرخِ نیلی فام آپہونچے

یہ دنیا تو کسی قابل نہ تھی لیکن آلم پھر بھی
نجانے کیوں یہاں لاکھوں ہی خاص و عام آپہونچے